خطبات عیدین

از مولانا محمد تقی امینی، تقطیع خورد، ضخامت ۱۶۰ صفحات، کتابت و طباعت بہتر، قیمت مجلد -/22، پتہ: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی - 110025

مولانا محمد تقی صاحب امینی کا معمول رہا ہے کہ وہ عیدین کے موقع پر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی جامع مسجد میں، ناظم دینیات کی حیثیت سے بالالتزام نماز سے پہلے تحریری خطبہ دیتے ہیں، جو مولانا کی عام تحریروں، کتابوں اور مقالات کی طرح اسلام کی تعلیمات اور ان کی روح پر مشتمل اور اسی لئے فکر انگیز و بصیرت افروز ہوتا ہے اور حاضرین اسے غور و توجہ اور دلچسپی سے سنتے ہیں، یہ کتاب ۸۳ء تک کے خطبات پر مشتمل ہے جو تعداد میں ۲۲ ہیں، ان کا مطالعہ عیدین کی مناسبت سے ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوگا۔

رقعات ماجدی

مرتب مولانا غلام محمد حیدر آبادی، تقطیع خورد، کتابت و طباعت بہتر، ضخامت ۱۶۱ صفحات، قیمت درج نہیں، پتہ: حافظ محمد یحییٰ معتمد ادارۂ نشر المعارف، ۱۱، ہیمانی سینٹر، بوتل گلی، شاہراہ لیاقت، کراچی۔

یہ کتاب ان ۹۷ خطوط کا مجموعہ ہے جو مولانا عبدالماجد دریا بادیؒ نے جناب مرتب کے نام کم و بیش بیس برس کی مدت میں لکھے ہیں، مکتوب الیہ کو مولانا سے وہی تعلق تھا جو ایک شاگرد کو استاد سے اور ایک مسترشد کو مرشد سے ہوتا ہے۔ اسی لئے مولانا کے ان خطوط میں شفقت و محبت کا اظہار بھی ہے اور تعلیم و تادیب اور اصلاح حال کی کوشش بھی، خطوط کو تاریخ کے مآخذ میں بڑی

اہمیت حاصل ہے، کیونکہ خطوط میں بسا اوقات مکتوب نگار کی شخصیت اور اس کے افکار و خیالات کی نسبت بعض ایسی چیزیں مل جاتی ہیں جو دوسرے ذرائع سے حاصل نہیں ہوتیں، چنانچہ ان خطوط سے بھی بعض نئی باتیں ہمارے علم میں پہلی مرتبہ آئیں، مثلاً مولانا "حیات شبلی" کو مولانا سید سلیمان ندوی کی کمزور ترین تصنیف" سمجھتے تھے۔ (ص ۵۰) مولانا سید سلیمان ندوی نے حضرت تھانویؒ سے بیعت کے بعد علمی تحقیق وتصنیف کے کام سے جو دست برداری لے لی تھی مولانا دریابادی کو اس کا سخت قلق اور افسوس تھا اور انھوں نے سید صاحب پر اس کا اظہار کر بھی دیا تھا۔ (ص ۳۲ و ۳۳ و ۳۴) ایک خط میں صاف لکھتے ہیں: "سید صاحب کا پایۂ علمی بعض علوم وفنون خصوصاً تاریخ وادب میں، ہم عامیوں کی نظر میں، اپنے مرشد سے بہت بالا تھا، اور بیعت کے بعد وہ بالکل فنا فی الشیخ ہو گئے تھے۔ اس لئے اس نافہم کی نظر میں ان کا بیعت ہو جانا کچھ زیادہ مناسب نہ تھا۔ (ص ۷۶)

اور یہ تو خیر مولانا کا اپنا ذاتی خیال تھا۔ ان خطوط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ندوہ میں بعض حضرات ایسے بھی تھے جو سید صاحب کی حضرت تھانوی سے بیعت کو ندوہ کی سبکی سمجھتا تھا، (ص ۳۱) علاوہ ازیں ان خطوط سے مولانا کے بعض اور افکار وخیالات پر بھی روشنی پڑتی ہے، پھر ان میں بعض علمی اور ادبی نکتے بھی ہیں، اس لئے ارباب ذوق کو ان کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔

(س ا)